

ماہنامہ اشرف

۲۹

# بعثت نبوت کے مقصد

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب دہلوی

علاقہ امدادیہ اشرف

سائبر

الاکسٹرنل سٹیشنل

کراچی • لاہور • اسلام آباد • پشاور • بہاولنگر • بنوں



یادگار خاتقاہ امدادیہ اشرفیہ



042-6373310 • 6370371 • 54000 • 2074

# بعثت نبوت کے مقصد

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب رحمہ



نام و خط \_\_\_\_\_  
 بعثت نبوت کے مقصدنا  
 رخط \_\_\_\_\_  
 عاربانہ حضرت اقدس شہزادہ حکیم محمد اختر صاحب دست بقا اتم  
 ناشر \_\_\_\_\_  
 الاختار شریعت الشریعت  
 اشاعت دوم \_\_\_\_\_  
 ذیقعد 1421 ہجری

صحت کے لئے

موافقہ کی ترسیل بذریعہ ایک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ شرفیہ لاہور

بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائد اعظم، لاہور

پوسٹ نمبر: 2074 پوسٹ نمبر: 64000 فون: 6373310- فکس: 042-6370371

نمبر احیاء (ممبرانہ) قیادہ انشہاء لاہور - پوسٹ کوڈ: 54920

042-6861584, 042-6551774

علیہ محاذ عارف باللہ حضرت اقدس  
 مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دست بقا

عبداللطیف

اشاعت

32 راجست بلاک قیادہ انشہاء لاہور لاہور : 6861584-6551774



# فہرست

صفحہ

عنوان

- عرضِ مرتب
- مستحقِ قہر و عذاب
- اصلاحِ قلب کی اہمیت
- طوافِ بیتِ الرب اور طوافِ ربِّ البیت
- مسلمان بیتِ اللہ کو نہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں
- علامہ شامی کی ادویاء اللہ سے یقینیت اور صحت کعبہ کا ایک مسئلہ
- اِذْ يَذْفَعُ اِبْنُ هَيْثَمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر
- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہم ساتھ ساتھ نازل نہ فرمائے کا راز
- وَهَبْنَا ثَقِيبًا وَمَا فِي اَنْبِيَاءِ کی شانِ جدیدیت کا ظہور ہے
- اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کی تفسیر
- سمیع و علیم کا ربط
- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ سے کیا مراد ہے؟
- تمام مناسک حج و عمرہ سے بتائے گئے
- کعبہ شریف زمین کے بالکل وسط میں ہے
- تفسیر ثَبَّ عَلَيْنَا
- انبیاء علیہم السلام کی توبہ سے کیا مراد ہے؟

## عنوان

## موضوع

- ثواب اور رحیمہ کے تقدم و تاخر کے دو عجیب نکات
- فرقہ معتزلہ کا رد
- غفور اور ودود کا ربط
- مقاصد بشت نبوت
- يَسْأَلُوهُ عَنِ الْهَيْكَلِ الْيَابِتِ وَيَعْلَمُ سِرَّ الْكِتَابِ سے کتاب قرآن اور دارالعلوم کا ثبوت
- وَيُذَكِّرُ الْهَيْكَلِ سے غائبانہوں کے قیام کا ثبوت
- تعلیم اور تزکیہ کے تقدم و تاخر کے اسرار عجیبہ
- تعلیم کتاب میں حکمت کی اہمیت
- حکمت کی پانچ تفسیریں
- دخول مسجد کی دُعا اور قعدہ میں تشہد کے رموز
- مسجد سے نکلتے وقت روزی مانگنے کا راز
- صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي اُصَلِّيْ اُكِي شِعْ اَوْ مَرِي السُّنَّةَ کی تعلیم
- حکمت کی تیسری تفسیر
- حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت دینیہ
- حکمت کی چوتھی تفسیر
- حکمت کی پانچویں تفسیر
- تفسیر اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

## عرض مرتب

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

دینی انخطاط کے اس دور کا ایک بہت بڑا ایسا بھی ہے کہ مختلف شعبہ ہائے دین میں خدمات انجام دینے والے بعض حضرات صرف اپنے ہی شعبہ کو دین بچھ کر دوسرے شعبوں کو بہ نظر استحقاق دیکھتے ہیں اور گویا کُلُّ جَذْبِ بِنَا لَنَا فِيْهِمْ قَدِرْ حَوْنِ کے مصداق ہیں حالانکہ دین کا ہر شعبہ اپنی جگہ اہم ہے مکاتیب قرآن اور مدارس علمیہ بھی دین کے شعبے ہیں دعوت تبلیغ بھی دین کا شعبہ ہے غنائیں بھی دین کا شعبہ ہیں جہاں اصلاح و تزکیہ نفوس کا کام انجام دیا جاتا ہے جس پر قبول اعمال کا مدار ہے۔

مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم نے ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعہ گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پرفاتحہ دعا دیہ اشرفیہ گلشن اقبال میں مسجد اشرف کی محرابِ نہایت جامع اور عالمانہ بیان فرمایا اور آیت یَسْتَلُوْا عَلَیْهِمْ اَیَّٰتُكَ وَیَعْلَمُوْهُمْ الْكِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَیُذِکِّرُکَ بِہِمْ سے ثابت فرمایا کہ مکاتیب قرآنی و مدارس دینیہ و غنائیں بہشت نبوت کے مقاصد میں سے ہیں حضرت والا کا بیان علم و عشق کا مرقع حقائق دینیہ کا منہرہ اور انکار و عقائد باطلہ کا قاطع تھا اور حضرت والا کے سوز و درد و کیف عشق میں ڈوبا ہوا جس سے سامعین کے قلوب شرار اور آنکھیں اشکبار تھیں۔

ہاں کیلئے منہ کو آتے ہیں تری آواز سے

کس قیامت کی طرح اُف تیرے افسانے میں ہے

(جاس)



بہت کمال علم حضرات نے وعظ کے بعد فرمایا کہ جس آیت شریفہ سے حضرت الادامت  
برکاتہم نے مقاصد بعثت نبوت کو ثابت فرمایا ہے ہماری نظر بھی اس طرف نہیں گئی  
تھی۔ یہ عظیم شان و لائق ناقابل رد ہیں۔

احقر راقم المخصوص نے بیان کو مرتب کیا اور اس کا نام بحشت نبوت کے مقصد  
(قرآن پاک کی روشنی میں) تجویز کیا گیا۔ حق تعالیٰ شرف قبول عطا فرمائیں اور حضرت والا  
کے فیوض و برکات تاقیامت جاری رکھیں اَطَّالَ اللہُ بِعَلَّہُ مَا وَاَدَامَ اللہُ فِیْہِ وَحْشَہُ  
وَبَیْدَ کَاثَہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ آمین بِحُضْرَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔  
احقر تید عشرت جمیل ثقیب پر میر عطاء اللہ عمنہ

خاتم

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کشمیر اقبال (۲) کراچی

حقیقت خانقاہ

اہل دل کے دل سے نکلے آہ آہ

بس وہی اختر ہے اصلی خانقاہ

برکات سفر دینی

مانا کہ بہت کیف ہے خیم الوطنی میں

ہو جاتی ہے سے تیر غریب الوطنی میں

(حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم)

## بشت نبوت کے مقاصد قرآن پاک کی روشنی میں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ  
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اِذْ یَدْعُمُ اِبْرٰہِیْمَ الْعَوٰیضَ مِنَ الْبَیْتِ وَقَالَ سَمِیْعُنُ مَا رَبَّنَا تَقْبَلُ  
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (پ ۱ سورۃ البقرہ)

پچھلے جگہ کو یہ آیت میں نے تلاوت کی تھی مگر اس کی تفسیر نہ ہو سکی کہ مفضلین  
دوسرے آگے اور بارش پر نہ بادلوں کا اختیار ہے نہ کسانوں کا اختیار ہے۔ جب  
حکم ہو جاتا ہے تو وہی بادل پانی برساتے ہیں اور وہی بادل چھترہ سائیتے ہیں۔ جلتے  
منید بارش کے اور جہاں برسنے کی اُمید ہوتی ہے وہاں سے دور بھاگ کر دوسری جگہ  
بارش کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مصلحین کی آمد بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا  
کو کہے بشیہ جاتا ہوں کہ جو مضمون آپ کے بندوں کے لئے مفید ہو وہی دل میں عطا فرما  
دیجئے میں خود بیان نہیں کرتا، بیک، ہلک کر بیٹھا ہوں جو ہلک بیک ٹٹے ٹٹے کا  
وہی ہم آپ کو کیش کر دیں گے۔ ایک بھکاری اور ایک فقیر کے پاس کیا ہے مولانا  
رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بجز چیز سے کہ دادی من چہ دارم

جو کہ آپ نے عطا فرمایا ہے اس کے علاوہ اور میں کیا رکھتا ہوں۔

چہ می جوتی رحیب و استغیم



آپ میری جیب آستین کی تلاشی نہ لیجئے آپ کو تو سب معلوم ہے جو کچھ آپ میں گئے  
وہی تو ہم پائیں گے اور مولانا روٹی نے عرض کیا۔

برکت من نہہ شراب آتشیں

اسے خدا اپنی محبت کی تیز دال شراب میرے ہاتھ پر رکھ دیجئے۔ آگ والی تیز دال  
نہایت گرم اپنی شراب محبت میرے ہاتھ پر رکھ دیجئے۔

بعد ازیں کرو فرستانہ میں

اس کے بعد میری متانہ شان و شوکت کو دیکھتے، ہم فقیروں کے پاس کیا ہے اگر آپ  
اپنی محبت کا جام ہم کو نہ پلائیں گے تو ہم کہاں سے مستی لائیں گے؟

ہاں ایک دوسری مستی آسکتی ہے اگر آپ کا کرم نہ  
مستی قہر و عذاب | ہو تو غما ہوں کی مستی آسکتی ہے۔ مولانا روٹی فرماتے ہیں۔

از شراب قہر چوں مستی دہی

جس پر آپ عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اپنے عذاب کی مستی جیتے  
دیتے ہیں۔ وہ قہر الہی ہوتا ہے۔ ایسا شخص کیا کرتا ہے؟ ہر جگہ گناہ تلاش کرتا ہے، نیکیوں  
کو تلاش کرتا ہے حسینوں کو تلاش کرتا ہے۔

نیمت دارا صورت ہستی دہی

جو فانی حسین ہیں وہ ان کے حسن پر پاگل ہو جاتا ہے تو جب قاتل گناہ کا شدید ہوتو  
سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور عذاب کی بارش شروع ہو گئی۔ جلدی کسی اللہ والے کے پاس  
خاتما ہوں میں چلے جاؤ اور دو رکعت تو پڑھ کر خدا سے اس بدستی اور قہر والی مستی سے  
پناہ مانگو۔

مستی دو قسم کی ہے ایک بدستی اور ایک خوش مستی۔ خوش مستی وہ ہے جو مالک پر خدا ہوا اور گناہ سے نظر بچا کر مست رہے کہ کیا آپ کا کرم ہے کہ آپ نے اپنی راہ میں غم اٹھانے کی توفیق دی۔ کہاں یہ میری قسمت۔ میرا پہلا شعر پہلے جگ کا ہے۔ حسب یہ بلا طواف نصیب ہوا تو میں نے اپنے مالک رب الہیت کو یہ شعر پیش کیا۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا

میں جاگتا ہوں یا رب یا خواب دیکھتا ہوں

جس کو اللہ پر خدا ہونا نصیب ہو جاتے سمجھو کہ اس کو صحیح مستی ملی ہے اولیاء اللہ والی مستی ملی ہے، مقبولین بارگاہ کی مستی ملی ہے اور جس پر گناہ کی مستی سوار ہوتی ہے۔ یہ اللہ کے مردود بندوں کی مستی ہے۔ عذاب الہی اور قہر الہی کی مستی ہے۔ ڈر جاؤ۔ جب بھی دیکھو کہ قضا محضیت کا شدید مورہا ہے تو رونا شروع کر دو کہ اے خدا اس تہر کی مستی سے ہم کو پاک فرما دے۔

اصلاحِ قلب کی اہمیت

تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے دو پیغمبروں کا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ دیکھنے دل کی اصلاح جو ہے نہایت اہم چیز ہے۔ اگر دل کی اصلاح نہ ہو تو کعبہ شریف میں بھی مزہ نہیں آئے گا۔ اللہ کے گھر کا وہی مزہ لیتا ہے جو گھر والے سے محبت رکھتا ہے۔ آپ کسی کے گھر جاتیں لیکن اگر دہلے سے محبت نہیں تو مزہ نہیں آئے گا۔ اس لئے میرے شیخ شاہ جلدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے ایک بزرگ سے کہا کہ میں حج کرنے جا رہا ہوں فرمایا فرض حج کر لیا؟ عرض کیا جی ہاں کر لیا۔ تو اس بزرگ نے فرمایا کہ جس کے گھر جا رہے ہو کیا اس گھر والے سے تمہاری جان پہچان ہے کہا جان پہچان تو نہیں ہے

فرمایا کہ ایک سال میرے پاس رہ جاؤ ایک سال کے بعد جب گئے تو تادمہ آیا کہ دس بارہ جو حج کئے تھے اس کے سہنے کچھ نہیں تھے۔ جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت ہوگی اتنی ہی کعبہ کی عظمت اور اس کا مزہ آئے گا۔

طواف بیت الرب اور طواف رب البیت

اولیاء اللہ کو بیت الرب سے بیت البیت مل جاتا ہے۔ اللہ والے بیت اللہ کا خان اللہ کے گھر کا طواف نہیں کرتے یہ صاحبِ کعبہ کا بھی طواف کرتے ہیں۔ ان کو خالی گھر کی زیارت نصیب نہیں ہوتی بصیرتِ قلبیہ صاحبِ خانہ کی بھی زیارت ہوتی ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حج کردن زیارت خانہ بود

جو کعبہ کو دیکھ لے عرفات کے میدان میں پہنچ جاتے اس کا حج ہو جاتا ہے لیکن۔

حج رب البیت مردانہ بود

حج رب البیت کن جو گھر والا ہے اس کی زیارت کرنا یہ اولیاء اللہ کا کام ہے۔

مسلمان بیت اللہ کو نہیں اللہ کو سجدہ کرتے ہیں

ایک بھائی نے کہا کہ مولوی صاحب ہم کو پتھر کے بُت پر جنے سے منع کرتے ہو لیکن آپ کا کعبہ شریف جہاں آپ رُک سجدہ کرتے ہو وہ بھی تو پتھر کا ہے۔ پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کیا فرق ہے۔ میں پتھر کا بُت پر جتا ہوں اور تم کعبہ شریف جو پتھر کا ہے وہاں سجدہ کرتے ہو۔ یہ واقعہ میرے مرشدِ نازل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ ان مولانا نے ہندو کو جواب دیا۔



کافر ہے جو سجدہ کرے بت خانہ بکھر کر

اگر ہم کعبہ کو سجدہ کریں تو ہم کافر ہو جاتیں۔

کافر ہے جو سجدہ کرے بت خانہ بکھر کر

سر رکھا ہے ہم نے وہاں نہ بکھر کر

ہم نے تو محبوب کی چو کھٹ پر سر رکھا ہے کہ میوے محبوب کا گھر ہے۔ ہم گھر کو سجدہ نہیں کرتے  
گھر کے کو سجدہ کرتے ہیں یہ تو محض سمیت ہے۔ یہ تو ہمارے محبوب نے نئی بنایا ہے کہ  
جب کعبہ کی طرف تھا رائیخ ہوگا تو تھری نماز بھی قبول مسجد بھی قبول۔ یہ منہج اللہ تعالیٰ  
نے متعین فرمایا ہے۔ بیت اللہ کو سجدہ کرنے کو خدا نے نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا  
کہ بیت اللہ جو ہے یہ اللہ ہے۔ فرمایا کہ یہ تو ہمارا گھر ہے۔ طواف کرنے کے لئے آج کے اکلن  
اور اگر نے کے لئے اس کو خدا صحت بکھن۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر اسود  
کا پر سیاہ تو آپ رہنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ کسے عمر کیوں رشتے ہو؟ عرض کیا کہ جب خدا کا رسول رو رہا ہے تو میں نہ روؤں؟  
اور حجر اسود کو یہیں اللہ فرمایا گیا بطور نشانی کے لیکن حجر اسود بھی خدا نہیں ہے یاد رکھو بیت اللہ  
اور ہے رب البیت اور ہے۔ وہ تو رخی ہے حکم ہے کہ اس طرف سجدہ کرو اس طرف  
نماز پڑھو اور۔ مگر کسی کو جگہ نہیں معلوم کہ کس طرف ہے نہ قبلہ نہ پاس ہے نہ کوئی بت خانے  
والا ہے تو تھری کرو، دل میں سوچو، دل میں طرف کو گواہی دے کہ اس طرف کعبہ ہے تو  
انڈاز سے جو منہج کرو گے نماز ہو جائے گی۔

علامہ شامی کی اولیاء اللہ سے عقیدت اور سمت کعبہ کا ایک مسئلہ  
مذاہر شامی ج ۱۰ ص ۱۰۰

نے ایک باب باندھا ہے۔ باب کلماتِ لاویا۔ فرماتے ہیں کہ اگر کعبہ ٹھک کر کسی دلی اللہ کی زیارت کو چلا جائے تو غنا کیسے ہوگی۔ دیکھ لو شاہی جہاز میں۔ فرماتے ہیں کہ کعبہ اگر ٹھک رہا ہے چلا بھی جلتے تو جس زمین پر کعبہ شریف ہے جس کو بناہ براہیکی کہا جاتا ہے۔ اس زمین سے آسمان تک سب کعبہ ہے لہذا وہی رُخ کافی ہے۔ علامہ شاہی کی تحقیق دیکھئے کہ کلماتِ اولیاء کے یہ ہنر بڑے عمدہ کیسے مستند ہیں۔

توانہ سبحانہ و تعالیٰ نے  
روپیچوں کا حال بیان

### اِذْ يَرْقُمْ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ كِ تَفْسِيْر

فرمایا کہ رُڈ اِذْ يَرْقُمْ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے قواعد جمع ہے قاعدہ کی و قاعدہ کے معنی ہیں بنیاد۔ حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی صاحب دہلوی نے بیانِ قرآن میں قواعد کا ترجمہ دیوار فرمایا اور فرمایا کہ اشرف علی قواعد کا ترجمہ دیواروں سے کیوں کر رہا ہے۔ اس کی وجہ رُڈ يَرْقُمْ ہے۔ جب بنیاد سے چیز اگے اٹھتی ہے بلند ہوتی ہے تو اسی کا نام دیوار ہے۔ لہذا رُخت تلمذ مستلزم ہے دیوار کو یعنی جب بنیاد پورا اٹھتی ہے تو دیوار کھلتی ہے لہذا حضرت سے قواعد کا ترجمہ دیوار کیا اللہ وجہ بھی بتا دی۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے نام ساتھ ساتھ نازل فرمائے گئے اور ان کے

براہیم علیہ السلام کا نام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نام ساتھ ساتھ نازل نہیں فرمایا رُڈ يَرْقُمْ اِبْرٰهِيْمُ کے بعد اَنْقَوَاعِدَ مِنْ اور اَلْيَتَمِيْمِ الفاظ ورنہ نازل فرماتے پھر وَاسْمَاعِيْلُ کو آخر میں نازل کیا۔ تفسیر عظیم علامہ اوسی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب

باب میں دو درجوں ایک ساتھ ہمارے تھے تو دونوں کا نام ساتھ ساتھ کیوں نازل نہیں فرمایا  
ابراہیم علیہ السلام کے خطہ کو نازل فرما کر اسماعیل کے خطہ کو درافا صے سے نازل کیا اور چکا میں تین  
خطہ القواعد اور من اور البیت پڑھا دینے تاکہ انت یہ نہ سمجھے کہ تعمیر کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام  
اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں برابر کے درجے میں شامل ہیں۔ بلکہ قیامت تک انت  
کو یہ معلوم ہو جائے کہ اصل تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور اسماعیل علیہ السلام ان کے معین  
کے درجے میں ہیں۔ قَوْلُهُ كَانَ صَافِيًا وَ مُعِينًا اُنْذَرُ اس وقت چھوٹے تھے  
اور ان کے معین وہ دو گار تھے۔ ہمارے درجہ ہوتا ہے اس تعمیر کرنے والا مستری اور ہوتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ اس منیر عظیم صراطِ اسی بعد اوی مفتی بغداد کو بڑے عظیم شے اور ان کی تعمیر کو نور سے  
بھرنے کے لئے پیرائے تھیں کیا کہ دونوں معیروں کے ناموں میں ذر سا فاصلہ کر دیا تاکہ دونوں میں  
مساوات لازم نہ آئے۔ بانی کعبہ میں اور معین تعمیر کعبہ میں برابری لازم نہ آئے اور معلوم ہو کہ  
کعبہ اصل میں ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر ہے اور اسماعیل علیہ السلام ان کے معین و مددگار ہیں۔

**رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا** میں انبیاء کی شانِ عبدِ رب کا ظہور ہے | چنانچہ ان کے

پیغمبروں نے دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اے ہمارے  
رب ازراہِ کرم ہمارے اس عمل کو قبول فرما لیجئے۔ تقبل بابِ تفضل ہے جس میں خاصیتِ تکلف  
کی ہے جس کے معنی ہوتے کہ تکلف قبول فرمایجئے۔ ہماری قابلیت کو نہ دیکھتے۔ آپ کی  
خلقتِ غیرِ محدود کے شانِ شانِ ہماری تعمیر نہیں ہے۔ آپ کے کعبہ کو مرکزِ جوشان ہے  
وہی تعمیر ہم سے نہ ہو سکتی۔ لیکن آپ ازراہِ کرم قبول فرمایجئے۔



**إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** کی تفسیر | إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

وَلَمْ يَحْضَرْ هُنا ہے۔ ان دونوں میں اور عظیم کے نزل کی وجہ بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی یہ دو صفات کیوں مار لی فرمائیں إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی سَمِيعٌ وَاکْثَرُ اَلْعِلْمِ اَلْاِیَّاتِ اَلْمَعْلُومَاتِ اور ہماری نیت آپ باخبر ہیں کہ ہم نے آپ ہی کے لئے یہ کلمہ بنایا ہے۔ نبی جان اللہ کتنی پیاری تفسیر کی

**سَمِيعٌ وَعَلِيمٌ** کا ربط | اور کس عظیم میں ایک خاص ربط ہے

وَنَیَّاسِ اَلْاَدْنٰی بعض وقت سنا تو ہے لیکن دل کے حال سے باخبر نہیں ہوتا۔ سمیع تو ہوتا ہے عظیم نہیں ہوتا مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کے سامنے اس کی خوب تعریف کر رہا ہے لیکن دل میں غلط رکھتا ہے تو دوسرے شخص میں تو وہ لیکن دل کے نفس سے بے خبر ہے۔ سمیع تو ہے عظیم نہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ حال ہے کہ وہ ہر ظاہر و باطن سے باخبر ہیں لہذا وہ نزل باخبر دل نے سمیع کے بعد عظیم فرمایا کہ آپ ہماری دعا کو سن بھی سب ہیں اور ہمارے دل کے حال سے بھی باخبر ہیں کہ ہم نے صرف آپ ہی کے لئے کلمہ تیار کیا ہے

**رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ** لَكَ سے کیا مراد ہے؟ اس کے

پیغمبروں نے دعا مانگی رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ اَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ قَدْ یَکْفِرُ الْاُمَمُ حضرت تھانوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ سے کیا مراد ہے؟ یہ کہ مسلمان تو وہ تھے ہی پیغمبر تو مسلمان ہی ہوتا ہے۔ وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جو مسلمان بنا دیجئے بلکہ یہ معنی ہیں کہ مسلمان تو ہم ہیں ہی اُسے اللہ اہم

دونوں کو آپس میں اور یہ وہ طبع و فرائض ہیں جو بنائے گئے۔ ہمارے غلام میں اور یہ وہ ترقی و ترقی کا  
 طریقہ جو ایمان و یقین اور اطاعت و اطاعت کے عمل میں اس وقت تک نہیں حاصل ہے اس سے اور زیادہ اعلیٰ  
 درجہ کا عطا فرمادیتے۔ یہاں یہ ضرور ہے اس لئے صرف ترجمہ دیکھنا کافی نہیں ترجمہ کے ساتھ  
 تفسیر دیکھنا بھی ضروری ہے اور تفسیر میں کوئی بات سمجھ نہ آئے تو عمل سے پوچھنا چاہیے ورنہ  
 آدمی بالکل غلط معنی سمجھتا ہے مثلاً عین کے بارے میں وہ سوچے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا  
 پھر وہ مضمین لفظ کی دعا کیوں کر رہے ہیں لیکن تفسیر سے معلوم ہو کہ اس سے مراد  
 غلام و اطاعت و فرائض میں ترقی کی طلب ہے۔

**تمام مناسک حج و عمرہ کی بات کی گئی** | **وَأَيُّهَا مَنَّا يَسْكُنُ** اور ہم کو حج  
 کے احکام بھی بتا دیئے گئے کہ حج

کس طرح کیا جائے طواف کس طرح کریں منی میں کب قیام کیا جائے اور وقف عرفات  
 کا دن اور وقت اور قیام مزدلفہ غرض حج کے پورے احکام اور طریقے ہمیں بتا دیئے گئے  
 اَرْبَ مَنَّا يَسْكُنُ میں تمام احکام حج شامل ہیں۔ اس لئے مفسرین لکھتے ہیں کہ آپ  
 حج میں جتنے کام کرتے ہیں یہ کوئی من گھڑت اور خیالی پلاؤ نہیں ہے بلکہ جبریل علیہ السلام  
 کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے حج کا پورا طریقہ اور احکام بتائے۔

**کعبہ شریف زمین کے بالکل وسط میں ہے** | **اور کعبہ شریف جہاں**  
**واقع ہے وہ پورے عالم**

کا وسط ہے۔ آج دنیائے سائنس اور پوری دنیا کے کفر جہان ہے کہ زمین کے بالکل وسط  
 پہ بالکل وسط میں کعبہ شریف کیسے بنایا گیا جب کہ اس وقت پریمش کے آلات نہیں تھے  
 سائنس کی ترقی نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

کھوتا دیا کہ یہاں کعبہ کی بنیاد رکھو جو وسط ہے دنیا کا اور آفاتِ سنگ و پتھر کی دھما  
 سے لہذا ان کی دھماکے صدقہ میں امتدعا کی سنے پذیرید جبرئیل علیہ السلام تمام مناسک حج  
 اور پورا طریقہ حج وغیرہ کا بتایا۔ آج ہم لوگ حج کر رہے ہیں یہ پورا طریقہ جبرئیل علیہ السلام  
 کا بتایا ہوا ہے جس سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو آگاہ فرمایا۔

## تفسیر تَبَّ عَلَيْنَا

وَتَبَّ عَلَيْنَا اور ہم پر توبہ فرمائیے یعنی اپنی توبہ و  
 مہربانی کو ہم پر قائم رکھتے۔ تَبَّ عَلَيْنَا کی تفسیر علامہ  
 اوسنی نے فرمائی ہے اِنِّیْ وَفَقْنَا لِلشُّوْبَةِ یعنی کہ کو توفیق توبہ دینے سے تفسیر یہ کہتے ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ کو توبہ سے مراد توفیق توبہ ہے جس کو توفیق توبہ نہیں ہے وہ اللہ کی رحمت  
 اور مہربانی سے بہت دور ہے، مقامِ بُدْہی میں مبتلا ہے۔

انہی سیار علیہم السلام کی توبہ سے کیا مراد ہے | یہاں پر علامہ اوسنی نے  
 ایک اطفال قائم کیا کہ

پہنچنے سے تو گنہگار تکاب نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی تو معصوم ہوتا ہے پھر یہاں دونوں پیغمبر  
 کیوں توفیق توبہ مانگ رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ دینا کہ عوام کی توبہ اور ہے خواص کی توبہ  
 اور ہے اور یہاں مذکور کی توبہ مراد ہے خواص کی بلکہ یہ انھیں خواص کی توبہ ہے یعنی عام  
 مسلمانوں کی توبہ ہوتی ہے گناہوں سے لِرَجْوٰنٍ مِنَ التَّعْصِيَةِ رِئٰی اِطْلَاعِہِ اور  
 خواص، امت کی توبہ ہوتی ہے غفلت سے اَلرَّجْوٰنُ مِنَ الْعَقْدَةِ اِلٰی الذِّكْرِ  
 ہے اور یہ توبہ خواص کی ہے یعنی پیغمبروں کی توبہ ہے جس کا ترجمہ ہوگا اور میں نے توبہ  
 توبہ دیجئے لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَالْمَشَقِّ فِي الْمَقَامَاتِ یعنی ہم قرب کے جس  
 مقام پر آپ ہیں اس میں اور ترقی عطا فرمائیے اور ہم دونوں کے درجات اور جہت کو دیکھتے ہیں



مقامِ اقرب میں در ترقی دیکھتے۔ دیکھتے تفسیر روحِ امسانی، خوب بکھیر کر یہ توفیقِ توبہ گندھے  
 نہیں ہے کیونکہ بنی محصور ہوتے ہیں ان کے گناہ سادہ ہی نہیں ہوتے۔ اگر اکابر کی تفسیر  
 نہ دیکھی جائے تو آدمی کو اشکال پیدا ہو جائے گا کہ پیغمبر آخر کس بات کی توبہ مانگ رہے ہیں۔  
 علامہ آوسی نے تفسیر روحِ امسانی میں اتنے بڑے اشکال کو درجِ محبوب میں حل کر دیا کہ پیغمبر  
 کی توبہ یسِّرْ لِقَمِ الذَّرَجَاتِ وَالشَّهَادَةِ فِي الْمَعَامَلَاتِ ہے میں نفع و برکات اور  
 مقامِ قرب میں ترقی کی درخواست ہے۔

### توابعِ رحیم کے تقدم و تاخر کے دو عجیب نکتے | إِنَّكَ أَنْتَ الشَّابُّ

الذَّجِيذُ اور بے شک آپ تو اب بھی میں جیہ بھی ہیں یعنی آپ توجہ فرماتے والے  
 مہربانی فرماتے والے ہیں۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے توابع کو پہلے کیوں مانا کیا  
 اور وحید کو بعد میں کیوں مانا کیا۔ اس کا عجیب نکتہ بیان فرمایا جو قابلِ دید ہے۔ ہوسو  
 سن و پھر نہ کہا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ اس تقدم و تاخر کا راز یہ ہے کہ جس پر اللہ رحمت نازل کرتا  
 ہے سے پہلے توفیقِ توبہ دیتا ہے۔ توابع کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مقدم فرمایا کہ ہم جس پر  
 رحمت نازل کرتے ہیں پہلے اس کو توفیقِ توبہ دیتے ہیں اور توبہ کے ساتھ ہی رحمت نازل  
 فرماتے ہیں۔ توفیقِ توبہ اور نزولِ رحمت دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ آگے آگے توفیقِ توبہ  
 اور ساتھ ساتھ نزولِ رحمت۔ دونوں ہمیں ایک دوسرے کے چار اور جبرائیل یعنی پڑوسی  
 ہیں ایک دم ملے ہوئے آتے ہیں۔ توفیقِ توبہ اور رحمت کا نزول ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔  
 جس نے اللہ سے لڑائی مانگ لی وہ سایہ رحمت میں آگیا ایک سیکند کی دیر نہیں ہوتی۔  
 توفیقِ توبہ شرمِ اُمّیٰ پیدا کرنے والا ہے اور نزولِ رحمت ساتھ ساتھ شرمِ شریعہ پیدا کرتا ہے۔

ایک سینڈی تاخیر نہیں ہوتی لیکن توفیق تو یہ ہے چنانچہ مقدمہ پہلے خواہ ایک سینڈی کے درج میں  
اسی اس نے اللہ تعالیٰ نے تو اب کو مقدمہ کیا اور وحید کو متورخ فرمایا۔

فرقة معتزلة کا رو

دوسری وجہ علامہ کوئی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائی

کہ فرقہ معترض ایک گمراہ فرقہ ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ

جو بندگان اللہ تعالیٰ سے توبہ کر سکیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی توبہ قبول کرنا لازم ہے اس

کو عفو کرنا اللہ پر ہی موقوف ہے۔ اس لئے چودہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ

سند توابع اور وحید نازل فرمائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ تندرہ ایک مالاتی فرقہ

عزت پر پیدا ہو گا جیسا ہے پردہ و محوئی کرے گا۔ مفسرین کہتے ہیں کہ قواب اور رحیم

کے اس قدم کو خیریں، اللہ تعالیٰ نے معتزلہ کا رد فرما دیا کہ اُسے مالا متعوا! مگر میں تمھاری

توبہ کو قبول کر لیتا ہوں تو یہ قانونی طور پر کچھ ریفری نہیں ہے۔ میں رحیم یوسف شاہ کے

تھامی تو یہ کہ تو یہ کہتا ہوں 'اشان قانون سے نہیں شان مضابطہ سے نہیں'۔ آؤ ایک غلط

ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں کیا بلاغت ہے فرار دیجھو تو سہی بھلا کوئی انسانی کلام ایسا

ہو سکتے ہیں! اِنَّكَ اَمْتَ الشَّوَابُ الرَّحِيمُ شانِ رَحْمَتِ سے ہم بندوں کی توجہ

قبول کرتے ہیں۔

## غفور اور ودود کا ربط

اسی طرح کہو انفقور الودود

میں ایک خاص ربط ہے۔ میں بھولپٹ

کے تالاب میں اپنے حضرت شیخ کے پیرے دھو رہا تھا حضرت مجدد میں تلاوت کر رہے

تھے فلاح کے لئے کہتے حضرت دوزخ کو آئے اور فرمایا حکیم احمد! جلدی آؤ۔ اس وقت ایک

الحبيب قريب علم لظاہر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ وَتَوَاتَرَتِ

نے اپنی بخشش کی صفت غفور کی صفت کے بعد دودھ کیوں نازل فرمایا کہ اسے بندو  
مصوم ہے کہ تم کو بہت کیوں معاف کرتے ہیں؟ کیونکہ ہم تم سے بہت زیادہ محبت  
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ دوسرا نام دودھ جو نازل فرمایا یہ سبب ہے حضرت کا  
یہی اسے بندو۔ تمہیں ہم ملکہ معاف کیوں کرتے ہیں تو حضرت سے اپنی پوری زبان میں  
فرمایا تھا کہ مارے مارے یعنی مارے جنت کے میا کہتے ہیں پورب کی زبان میں جنت  
کو نامنا کو۔ کیا عجیب الہامی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غفور کے بعد دودھ نازل فرما کر  
یہ بتا دیا کہ ہم تمہیں جو ملکہ معاف کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تم سے بے حد محبت  
ہے چاہنے کی محبت ہے۔ جو قبی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بھی محبت دل میں ڈال دیتے  
ہیں کٹا پاتا ہے تو اس سے بھی محبت ہو جاتی ہے اور ہم رب العالمین تمہیں پالے ہیں  
تو ہمیں تم سے محبت نہ ہوگی؟ جو ظالم تو ہو ہی نہ کرے وہی خسار میں رہتا ہے۔

اس کے بعد دونوں پیغمبروں نے ایک دعا مانگی۔

### مقاصد بعثت نبوت

رَبَّنَا ذَاكَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَهَبْ لَهُمُ الْوَسْطَ الْفُتُورَ  
ہماری ولادہ و زخنی رشتوں میں ایک پیغمبر پیدا فرما جس سے اللہ تعالیٰ نے علیہ وسلم کو  
مبعوث فرما دیا رسول کیا کا کرے گا اس کی مشیت کا کیا مقصد ہوگا۔ يَسْأَلُوْا عَلَیْهِمْ  
آیہاتک آپ کے کلام کی آیات پڑھ کر گو کہ کوئی شاعر۔ وَیَعْلَمُوْا اَنَّ الْکِتَابَ  
آپ کی کتاب کی تعبیر ہے۔

يَسْأَلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِکَ وَیَعْلَمُوْا الْکِتَابَ

سے مکاتب قرآن اور دارالعلوم کا ثبوت اور دونوں پیغمبر دعا فرما رہے ہیں۔  
رَبَّنَا ذَاكَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَهَبْ لَهُمُ الْوَسْطَ الْفُتُورَ



يَسْتَوُوا عَلَيْهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ  
 الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کے کلام کی تلاوت لوگوں کو نہ سنے دیتے تھے اَلْکِتَابُ  
 اور آپ کی کتاب کی تعلیم دے مینی آپ کے کلام کے الفاظ کے معانی بھی تے یُعَلِّمُهُمُ  
 اَنْعَمَ طَرَفُ قُرْآنِ پاک کے الفاظ و کلمات تے وَ یُبَيِّنُ لَهُمْ کَیْفَیَّةَ اَدَائِهِمْ وَ ہر  
 فنون کیفیت لوگوں کو سکھاتے کہ یہ شک کیے لو کیا حالت کا۔ میں تجرید و قرأت کی تعلیم  
 دے۔ اس آیت سے مکاتیب قرآن کے قیام کا ثبوت ملتا ہے جہاں تجرید و قرأت کھائی جاتی  
 ہے اور اسی آیت میں ارا علوم کا ثبوت سے جہاں کلام اللہ کی تفسیر ہوتی ہے۔ متعدد  
 بعثت نبوت کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں نازل فرما رہے ہیں کہ یَسْتَوُوا عَلَيْهِمْ اِیَّاہِمْ اَمَّا  
 نبی ہماری آیات و لوگوں کو سنا تا ہے جس سے مکاتیب قرآن کا قیام کرنا ثابت ہوتا ہے اور  
 وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَ الْحِکْمَةَ سے دار علوموں کے قیام کا ثبوت ہے کیونکہ  
 آپ آخری نبی ہیں بعد آپ کی مہمت کے متعدد کو پوری رکھنا اُنت پر موقوف ہے۔  
**وِیْزِکَیْہُمْ سَخَانِہُمْ کے قیام کا ثبوت** کعبہ کی تعمیر کے  
 ساتھ دونوں

یہ غیر طلبہ العلوم یہ دعا بھی فرما رہے ہیں کہ وِیْزِکَیْہُمْ اور وہ نبی یہ موجودوں کا  
 تزکیہ کرے ان کو پاک کر دے کیا مطلب کہ اے اللہ کعبہ تو ہم نے بنایا لیکن اگر دلوں کا کعبہ  
 صحیح نہیں ہو گا تو اس کعبہ کی سیٹ اللہ کی کرتی قدر نہیں ہوگی۔ آپ کے صبر کی عزت  
 دہی کرے گا جس کا دل صاف ہو گا جس کے دل میں خدا کا حقیق اور محبت ہوگی۔ کیا  
 آپ نے! دونوں کی کعبہ بنانے کے بعد یہ دعا کیوں کر رہے ہیں؟ کیونکہ مسلمان کا دل کعبہ  
 ہے۔ پہلے اس کو میرا اللہ سے پاک کرو اسی سبب کعبہ میں پہلے لا الہ ہے کہ دل کو لا الہ سے

خالی رہا پھر اللہ کا نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سوساتھ تہوں کو کعبہ سے نکال دیا اگر جب تک وہیں سے غیر نہ کے بہت نہیں نکلیں گے اس وقت تک میرا اللہ کی عظمتوں کو کعبہ کی عظمتوں کو نہیں پہچوں گے گا۔ اس لئے سر کی دھنکی اور گناہوں سے توبہ کر کے جو متقی بندے بنتے ہیں ان کو کعبہ شریف میں کچھ در نظر نہ رہے انہیں کعبہ کے انور و تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے اس لئے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام سے درخواست کی کہ ہماری اولاد میں سے ایسا رشتوں بھوشت نہ بنے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کا تزکیہ کریں۔ اس سے معلوم ہو کہ اپنی اولاد کے لئے دعا کرے کہ اسے اللہ آپ قیامت تک میری اولاد میں ایسے علم ربانی پیدا فرمائیے جو آپ کے نیچے ہوئے دن کے بارگاہِ نبوی میں اور اس کو ہر ایسا رکھیں جہاں سے کتاب قرآن کو اور ہر اسے رخصتوں کو قائم رکھیں۔ تو یٰسٰٓرُواٰ اٰخِیْرُہُمْ قِیَٰمَتٌ سے کتاب قرآن کا ثبوت اور یٰسٰٓرُہُمْ اٰلِکِتٰبٌ سے دارین علیہ کے قیام کا ثبوت ہے اور وِیْرُکِیْہُمْ سے خاندانوں کے قیام کا ثبوت ہے۔ تزکیہ بھی مقصدِ بعثتِ نبوت ہے اور نبوت اب ہم ہر جگہ ہدایہ کاہر نبوت آپ کے ہے۔ ہمیں دلائلین کے ذریعہ قیامت تک ہماری رہے گا۔ جتنا ہم میں دلوں کی صفائی ہوتی ہے دلوں کو غیر نہ کے کنارے سے پاک کیا جاتا ہے وندم پیدا ہوتا ہے۔ میرے شیخ حضرت مولانا سادہ بر رانقی صاحب امتیاز کا ہم نے ایک تبلیغی مرکز کے بہت بڑے اجتماع میں فرمایا کہ مدرسوں سے تبلیغی جماعتوں سے اعمال کا جوڑ ملتا ہے غور سے سنئے فرمایا کہ مدرسوں سے، تبلیغی جماعتوں سے اعمال کا جوڑ ملتا ہے اور جتنا ہمارے سے عمل کا قبول ملتا ہے اللہ دلوں سے خلاص کرے جس کی برکت اعمال قبول ہوتے ہیں ورنہ اعمال میں ریا اور دکھ ہو جائے گا۔ اسی لئے مولانا یاس صاحب

جب تبلیغ سے واپس آئے تھے تو اپنے بزرگوں کی خدمت میں جا کر مل کی شریک اور صفائی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مخلوق میں زیادہ غلط علم سے دل میں خیار آجاتا ہے جس کی صفائی میں غافلوں میں کرتا ہوں۔ جب سوڑ زیادہ چلتی ہے تو پھر سوخت ضروری ہے یا نہیں ورنہ گرد و غبار سے بچن کر رہ جاتا ہے۔ اسی حریت دل میں رہا دکھاؤ اور بڑائی جاتی ہے جس کی صفائی غافلوں میں ہوتی ہے تو غافلوں کا ثبوت یوں کیونہم سے ہے۔

**تعلیم اور تزکیہ کے تقدم و تاخر کے اسرار عجیبہ** | امیر شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالحی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے پارہ میں تزکیہ کو خیر ہے تعلیم کتب تقدم ہے اس میں علوم دینیہ کی غفلت شرف کا بیان ہے تاکہ صوفیاء کو علوم دینیہ سے استفادہ ہو ورنہ شریعت اور طریقت کو منایر نہ سمجھیں اور پارہ ۲ اور پارہ ۳ (۱۸) اپنی ترکیہ کو تقدم فرما کر علماء دین کو تنبیہ دہریت فرادی کہ تزکیہ کی نعمت سے متاقل نہ کنا اور حضرت نے اس کا تشریح یہ بیان فرمائی تھی کہ جیسا تعلیم تمام سے دلوں تھیکہ کی شرفت متھوڑے جیسے تھوڑی شیشی صاف کرنے سے مقصود ہے کہ اس شیشی میں مٹھڑا لگائے اور جہاں تزکیہ تقدم سے دلوں تھیکہ کی ہمت مقصود ہے کہ گندی شیشی میں مٹھڑا تو شہو ظاہر نہ ہوگی۔ اس مثال سے علماء دین پر صوفیاء کو اہم دونوں کو ہریت واضح ہوگئی کہ صوفیہ کرام زندگی بھر صرف قلب کی شیشی نہ دھوتے ہیں علوم کی بھی فکر کریں جو موقوف ہے اور علماء کرام علوم دین سے نئے قلب کی شیشی کے تزکیہ و تطہیر کی فکر کریں اس سے غافل نہ ہوں سبحان اللہ میرے شیخ کی یہ تقریر صبح شریعت و طریقت سب حضرت فیکیم اللہ استقامت تھادی رحمۃ اللہ علیہ سے شاہ عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا تھا کہ آپ عالم شریعت اور عالم علوم طریقت ہیں۔



## تعلیم کتاب میں حکمت کی اہمیت

وَلَدَرِّعِلَهُمُ الْحِكْمَ وَالْكِتَابَ وَالْحِسَابَ

چاہیے جو کتاب بھی پڑھائے اور حکمت بھی بتائے یعنی لوگوں کو خوش فہمی اور فہم دین کی تعلیم دے۔ اگر مسلم حکمت نہیں جانتا تو اس کی تعلیم کتاب ناقص ہے معطوف علیہ معطوف مل کر بعد ہو گا جو کتاب اللہ کو بچھائے لیکن حکیمانہ انداز سے سمجھائے اسی سبب میں کتابوں کو جو صاحب حکمت ہیں یا میں ان کی تعلیم ناقص ہے۔ عالی رتبت سے ترجمہ کر دینے سے تعلیم کتاب حق تصور ہی ہوتا ہے۔

## حکمت کی پانچ تفسیریں

حکمت کی پانچ تفسیریں یاد کر لیجئے مفسر عظیم علامہ کوسی نے فرمایا کہ حکمت کی پانچ

تفسیریں ہیں:

- ۱۔ حقائق لکتاب و واقعات وہ مسلم کتاب اللہ کے حقائق و اسرار و حکیم اور اس کی باتیں ہیں۔
- ۲۔ طریق السبب جو محمود صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا طریقہ رکھائے اور سنت کا ہر طریقہ حکیمانہ ہے۔

## دخول مسجد کی دعا اور قعدہ میں تشہد کے رکوع

مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت کی دعا ہے اور نکلنے وقت فضل کی دعا ہے۔ رحمت سے مراد وہی رحمت جو صبرانہ کی رات میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کے جواب میں عطا فرمائی تھی آپ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ حَیَّاتُ یٰلِہٖ اَیُّہُ اللّٰہُ میری تمام زبانی عبادتیں آپ پر فدا میری

ہر زبانِ عبادت آپ ہی کے بتے ہے تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا اَتَقْلَمُ عَلَيْكَ  
يٰۤهَاجِرُ الشَّيْءِ سَلَامٌ ہوتا ہے پر اے نبی۔ آپ قلمِ عبادت مجھ کو دے رہے ہیں میری  
حرف سے قلمِ سلام پہنچے پھر آپ سے فرمایا اَذِ الصُّلُواتِ اے خدا میری بنی عبادتیں  
آپ کے لئے ہیں تو اس کے بعد میں اللہ تعالیٰ سے فرمایا وَدَحَّيْنَهُ اللّٰہُ اے نبی آپ  
پر میری رحمتیں نازل ہوں۔ آپ نے بنی عبادت مجھے پیش کی تو اس کا انعام لے  
لیجئے کہ میری رحمتیں آپ پر نازل ہوں گی۔ یہ رحمت انما ہے نماز کا بدلہ عبادت کا۔  
بس جو رحمت معراج میں جنتہ منی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی تو رحمتہ للعالمین علی اللہ  
علیہ وسلم تمام کر میری اُمت کو بھی عطا ہو جائے لہذا آپ نے صبح میں داخل ہوتے وقت  
یہ دعا کی کہ کہو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ تاکہ میری اُمت جو بنی عبادت  
کے لیے آ رہی ہے نماز کے لئے آ رہی ہے اس کو بھی دو رحمت عطا ہو جائے جو مجھے  
معراج میں ملی اور میری اُمت اس رحمت سے محروم نہ رہے۔ پھر آپ منی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اِنظِمَاتِ اور میرا سب مال اے اللہ آپ پر خدا ہو میری ماں عباد میں آپ  
ہی کے لئے میں تو اللہ تعالیٰ سے فرمایا وَبَرَكَاتِكَ اے نبی میری برکتیں آپ پر  
نازل ہوں جو بہر پرل طرح کرے گا ہماری برکتیں اس پر نازل ہوں گی برکت کے معنی  
کیا ہیں۔ اہم ارفع مضہنی کہتے ہیں کہ برکت کے معنی ہیں فیضانِ خیرات اہیہ اللہ  
تعالیٰ کی خیرات کی بارش اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر خیر اور بھلائی کی بارش ہو جانے  
مسجد سے نکلتے وقت وزی مانگنے کا راز | تو دہر گائے سے معلوم  
ہو کہ جو لوگ اللہ کی راہ  
میں ماں خرچ کرتے ہیں ان پر اللہ کی طرف سے برکات نازل ہوتی ہیں اور مسجد سے نکلتے

دستِ جہدِ عالمی ہے اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ تو فضل سے مراد رزق ہے  
 فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ  
 جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو (ترجمہ بیان القرآن)  
 اب دکان کھولو، روزی تلاش کرو، فضل سے مراد یہاں روزی ہے جب رزق کا نام اللہ  
 سے فضل رکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دیا کہ جب عبادت کے مسجد سے نکلو تو اللہ  
 سے کہو اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اسے اللہ میں آپ سے آپ کے  
 رزق کا سراں کرنا ہوں، مطلب یہ کہ اسے اللہ میں تو نور سے بھر گیا، عبادت کر کے  
 آ رہے ہیں مگر آپ نے پیٹ بھی تو دیا ہے اب اس کے لئے کچھ چائے، ذیلِ رزق، اِذَا  
 مَكَفَرٌ مِّمَّنْ دِيَعَتِ۔ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ سے اس دعا کا ایک خاص ربط ہے  
 نبی سے زیادہ اللہ کا مزاج شناس کرتی نہیں ہو سکتا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا  
 فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ کے بعد اللہ تعالیٰ  
 روزی کی تلاش کی مہارت سے ہے میں تو رزق طلبا میں صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے لئے وقت یہ دعا  
 سکھا دی کہ اب اللہ تعالیٰ سے روزی مانگو کہ اے اللہ اب ہم مسجد سے نکل رہے ہیں ہم لوگوں کو  
 روزی بھی دیجئے تو حکمت کی پانچ تفسیروں میں دو تعبیریں ہو گئیں (۱) احتقاق الکتاب  
 ودق نقۃ (۲) طریق السنۃ۔

**صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي** کی شرح اور طریق السنۃ کی تعلیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سکھانے مثلاً نماز تو فرمیں ہے مگر نماز کا پورا طریقہ تو قرآن  
 شریف میں نہیں ہے، بتائیے قرآن شریف میں کہیں انبیاء کی ہے، مغرب کی ہیں، کعات  
 کہیں ہیں، قرآن پاک تو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے لیکن کچھ پڑھیں وہ ہے طریق السنۃ۔



نبی کے طریقہ پر جو نماز و سو کی وہ قبول ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوا  
 كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ اِسے صحابہ نماز ایسے پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں صَلُّوا  
 كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ایسے پڑھو جیسا کرتے تھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو رہے  
 ہو۔ یہ صرف صحابہ کی آنکھوں کو شرف حاصل ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عادت  
 نماز میں پایا ہے۔ صحابہ کے علاوہ کون سے نبی نے پیغمبر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو خواہ  
 امام بخاری رحمہ اللہ علیہ ہوں یا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ ہوں کسی کو یہ شرف حاصل نہیں۔  
 یہ صحابہ کرام امت قمری جنہوں نے كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ کا مقام پایا انہوں نے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صیامت مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو میں اس  
 کی نقل کر دو اس کی صورت بناؤ نبوت کی نماز کی باطنی کیفیت تمہیں کہاں حاصل ہو سکتی  
 ہے تمام نبوت سے تمہاری نماز کس ہو سکتی ہے۔ میں تم میری نقل کر لو جیسے میں نماز  
 میں اٹھتا بیٹھتا ہوں جیسے رکوع اور رکعہ کرتا ہوں تم میرے تمام رکوع و رکعہ کی نقل  
 کر لو تو نقل کی برکت سے تمہیں سب تمام مل جائے گا تمہاری نماز قبول ہو جائے گی۔  
 صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ بیس نام مجھے دیکھتے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں تم  
 اس کی نقل کر دو ورنہ وہ در کہاں سے پاؤ گے جو پیغمبر کے سینہ میں ہے وہ تمام نبوت  
 کہاں سے پاؤ گے جبہ تمہارا نقل سے ملے گا۔

حکمت کی تفسیر تفسیر | حکمت کی تفسیر تفسیر ہے الفقہاء  
 الدین دین کی سمجھ ہو جنس و جن علم است

رہتے ہیں سب دین کی سمجھ نہیں ہے 'تفسیر' نہیں ہے۔ دین کی سمجھ بھی بول پڑھتے  
 میرے شہ شہادہ الضعیف صاحب رحمہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک من علم کے بچے دس من

مقل چاہیے۔ ایک بن علم زادہ من مقل، یہ علم کے لئے مقل و فہم بھی چاہیے۔ بے قوت  
ان کو، اگر موی نادو تو ہر جگہ طاقت استعمال کرے گا۔ مولانا ابراہار الحق صاحب  
وامت بکا تہم نے فرمایا کہ لندن میں ایک شخص نے گیارہ میں موٹر پیش کی کہ اس کو  
ٹھیک کر دو، اس نے ایک چوٹی سی ہتھوڑی اٹھائی اور ایک پرزے پر ٹھک سے  
مار دیا اور کہا لائیے دس پونڈ۔ جو یہاں کا پانچ سو روپہ ہوا، موٹر ڈالنے کے کہا کہ میاں  
ایک ہتھوڑا ٹھک سے مار دیا یہ کون سا کمال دکھایا جو دس پونڈ مانگ رہے ہونے محنت  
تو ایک پرزے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا میں نے ہتھوڑی مارنے کا یہ ہتھوڑی  
یا ہے اس دماغ کا کیا ہے کہ ہتھوڑی کہاں ماری جاتے، کس پرزہ پر ماری جاتے اس  
کا یہ دیا ہے اس کا نام حکمت ہے۔ العقیدہ فی الذین کے معنی ہیں کہ ہم دین کو  
بھس طرح استعمال کریں، یہ کسے سمجھائیں۔

حضرت شاہ عہد لغنی صاحب الشیخ کی حکمت و فیہ | میرے شیخ شاہ عہد لغنی

صاحب سے ایک  
بدعتی مرید ہوا، روم پور میں اس نے پوچھا کہ میں عہد نامہ دُرود تاج، دُرود کھنسی یہ سب  
پڑھتا ہوں، حضرت نے اس سے پوچھا کہ کتنی دیر تک پڑھتے ہو، کہا کہ پچیس منٹ،  
حضرت نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا دُرود زیادہ بہتر ہے، یہ علماء کا؟  
اس نے کہا کہ علماء تو ملام ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے  
آقا ہیں۔ فرمایا کہ التحیات کے بعد جو دُرود شریف ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا  
فرمودہ ہے لہذا تم اس دُرود کو پچیس منٹ پڑھ لیا کرو۔ اس بیمار سے اصلاح فرما  
دی۔ اگر کہہ دیتے کہ یہ سب حرام ہے نہایت ہے یہ بے وقوفی تو وہ فرما کہتا کہ اللہ

توبہ توبہ مولا نبیؐ کی پتر تھی کہ تم کیا ہو سیکن اللہ تعالیٰ اللہ واروں کو حکمت دیتا ہے محنت سے لوگوں کو اللہ کی طرف ہلاتے ہیں اور محبت ملتی ہے اہل محبت کی صحبت سے ۔ صحبت میں رہتے نہیں اس لئے اب خشکی گئی ہے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بھاگتے ہیں ۔ دیکھئے اہل محبت اللہ واروں کی خلائی کے صدقہ میں میرے کچھ شعر ہوئے ہیں ۔

شرط توحید کامل ۔ بھی ہے  
 رشتہ ہو آپ قلب جاں میں  
 محو نہ صلی علی ہوزباں پر  
 کیا اثر ہو گا آ۔ وفتاں میں

اس شخص کی توحید مکمل نہیں جس کے قلب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق نہ ہو۔ اگر دُرد و شریف نہیں پڑھو گے تو تمہاری دعائیں تمہاری آہ و فغاں قبول نہیں ہوں گی۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس کو اخیر نے فکر کر لیا۔ اگر یہ اشعار ساری سجدوں میں لکھ دیتے جاتیں تو اللہ کسی فرقہ کا آدمی آپ سر نہیں پھاڑے گا۔ ان کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ وہ پھر کہیں گے کہ بھائی یہ تو عاشق رسول ہیں اور پانچوں وقت مسجد میں آتے رہتے اور سجدے جاتے ہوئے دُرد و شریف پڑھ رہے ہیں۔

حکمت کی چوتھی تفسیر (۴) مَا تَكْمِلُ بِهِ النُّعُوصُ فِعْلَ مُضَرَعٍ بَعِثُوا  
 ہے وہ علوم کہ جن سے انسانوں کے نفس اللہ والے

بن جلتے ہیں من الاحکام والمعارف ایسے احکام ایسے معارف بیان کئے جاتے ہیں جس سے انسان کا نفس علیٰ مصلیٰ سڑتی ہو کر اللہ والا بن جلتے وہ سب حکمت میں داخل ہیں۔



ما تشکون بہ المقصود منہا منہا محمول ما لم یسم فمتعلکہ مکرر مروج ہو رہا  
 ہے اس پر مشتمل ہے ما تشکول مد المقصود من الاحکام و المعارف میں کن بیان ہے  
 کہ وہ کیا چیز ہے جس سے نفوس پاک ہوتے ہیں اللہ کے احکام کو اور معارف کو محبت و عظمت  
 کے ساتھ بیان کرنا کہ معرفت حاصل ہو معرفت سے محبت پیدا ہوگی اور محبت سے فاضل  
 برائی کی ترقی ہوگی۔ اگر معرفت اور پہچان نہیں ہے تو یہ محبت بھی نہیں ہوگی ناظم آپ  
 میں میرے پاس دو شیخ الحدیث آئے۔ دونوں پاس نیچے ٹوٹے تھے دو دونوں ساتھ پیٹھے  
 ہوئے تھے مگر پہچان نہیں تھی کہ جو کچھ چالیس سال کے بعد ملے تھے۔ دونوں اپنی کی طرح تیسرے  
 پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے تعارف کرایا کہ یہ میرا والد اس کے محدث ہیں اور یہ مذہب  
 کے محدث ہیں یہ سنتے تھے کہ دونوں کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کے سینے سے پیٹ  
 گئے کہ ارسہ عمر دونوں تو ساتھ پڑھتے تھے تو محبت کب ہوئی جب معرفت ہوئی اور دونوں  
 ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ابھی کن میرا ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے مکانِ نبوت  
 جوتی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ معرفت سے عدم محبت تھی جس میں نے تعارف کرایا تو دونوں  
 کھڑے ہو کر پیٹ گئے درمیانِ شکر یہ دیکھا۔ اسی طرح جو معرفت بندہ سے اللہ سے جان  
 پہچان کر دے اس کا بھی شکر یہ دیکھا جاتا ہے۔ اگر چار سال کے بچے اس کا ہاتھ پکڑ کر چلا  
 جانے اور بیس سال کے جد آئے تو وہ بچہ چنے بابا کو سہ پہچانے گا اپنے ساتھ ایک ٹٹ  
 میاں کو لے جائے گا کہ ہنسے یہاں آپ میرے بابا کو دیکھے ہوئے ہیں پہچانتے ہیں جیسے  
 آپ ایروپٹ ایروپٹ پر ایک بڑھاکتا ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ تو وہ کہے گا کہ کیا  
 بیٹا بنا کر رہے جو تمہیں اپنے بابا کو ڈھونڈ رہا ہوں تو وہ بڑھا مترب کہتا ہے کہ ارسہ  
 یہی تو تیرا ہے۔ تہہ ہے چارہ رو کر معافی دے لگتا ہے کہ یا بھے شریف کر دیجئے میں نے

آپ کو سچی باتیں تھا تو ایسے ہی جب اللہ دلوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہر جاتی ہے تب وہ زندگی عبادت نماز روزہ کھانا پینے کی تکلیف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اللہ میاں اب تک جو میں نے آپ کے حکام کے بوجھ نہیں اٹھائے میری مالامالی قسمی مساف فرما دیجئے۔

### حکمت کی پانچویں تفسیر

اور پانچویں تفسیر ہے وضع الاشیاء فی محالہا

عمل کی جمع محال ہے یعنی ہر چیز کو اس کے عمل میں

استعمال کیا جائے جس چیز کو جس کام کے لئے اللہ نے بنایا اس کو اسی کام میں استعمال کرو۔ اسٹیکس کو پٹرین ڈیکھنے کے لئے ڈالیں کو دیکھنے کے لئے ہیں جو اپنے ماں باپ کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اس کو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ ان ٹکھوں کو دیاں غریب کو دیکھنا والی والدین جو اپنے والدین کو دیکھے محبت سے نیکو رہنا رحمت کی نظر سے دیکھے کہ ایک دن ہم چھوٹے سے تھے ماں باپ نے ہم کو پالا تو اس فکر رحمت کے خدوے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک حج مقبول کا ثواب ملے گا۔ صوبہ نے پوچھا کہ اگر ہم سو مرتبہ اپنے ماں باپ کو رحمت سے دیکھیں تو کیا اللہ سو حج کا ثواب دے گا؟ فرمایا کہ خدا پاک اس بھی زیادہ کریم ہیں۔ وہاں کوئی کمی نہیں۔ تو یہ پانچویں تفسیر ہے کہ ہر چیز کو اس کے عمل میں بھیج کر دو۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے بنایا ہے اس میں استعمال کرو اور ہر چیز سے منع فرمایا ہے اس سے رک جائز کانون کو گناہ سننے سے منع کیا گیا ہے۔ ٹکھوں کو نہ ہر کہ دیکھنے سے منع کیا گیا ہے زبان کو حرام کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ بنی اعضاء کو جس کام کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے وہی کام ان سے لوجس کام سے۔ رکابہ وہ کام ان اعضاء سے۔ لہذا یہی ہے۔ وضع الاشیاء فی محالہا۔

## تَفْسِيرُ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اِنَّكَ اَنْتَ  
تَفْسِيرُ اِنَّكَ اَنْتَ

آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر کا بھیجنا اور صحابہ کا دیکھنا اور ان کے دلوں کا تزکیہ اس کے لئے آپ کی زبردست طاقت کی ضرورت اور مدد کی ضرورت ہے آپ غالب القدرہ ہیں یا عزیز ہیڈ کے کسی میں انتقاد و حلی مکن شئی ولا یعجزہ شئی فی استعمال قدرتہ ایسی طاقت والا جس کے استعمال قدرت میں کوئی چیز کاوش نہ ڈال سکے جیسا کہ آپ ارادہ کریں گے کہ مجھے اس پیغمبر کا بھیجنا ہے تو وہ پیغمبر ضرور ہے گا اگر آپ ارادہ کریں کہ مجھے ملاں فلان کر اپنے نبی کا صحابی بنانا ہے تو وہ بنا کر میں گے۔ اگر آپ کسی کو ولی بنانے کا ارادہ کریں تو وہ ولی بنا کر دے گا۔ جب تک آپ کا ارادہ آپ کی مشیت آپ کی مدد شامل حال نہیں ہوگی۔ کوئی بندہ اللہ والا نہیں بن سکتا اس لئے کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ آپ غالب القدرہ ہیں اور آپ کی قدرت ایسی ہے کہ اگر کسی چیز کا آپ ارادہ کریں تو آپ کے ارادے کو ہر ایک چیز میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ جب آپ ایسے غالب القدرہ ہیں تو آپ ہی کی ذات اس قابل ہے کہ اس سے دعا کی جائے۔ اگر اللہ بھی ارادہ کرے کہ یقیناً لوگ شرف اللہ میں کی اس مسجد میں بیٹھے ہیں سب کو ولی اللہ بنانا ہے تو اسی وقت ہم سب کے سب اللہ نزد ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس آیت کی تفسیر کے حصے میں ارادہ فرمے اسے اللہ آپ ارادہ فرمائیں اور ہم سب کو ہماری اولاد کو ہمارے خاندان کو ہمارے حساب کو غرض ہم سب کو مرنے کی بجائی بھائی بنا کر اپنی ولی بنائیں ہم سب کا ترکہ ہو جائے۔ اور آپ حکیم ہیں کہ آپ قدرت کا استعمال حکیمانہ کرتے ہیں اللہ ہی متعطل

قدرتہ بالیجکنتہ جو اپنی قدرت کو حکمت کے ساتھ استعمال کرے کیونکہ ایک برحق  
تقادہ اپنے آقا کو چلکا بھل رہا تھا تاکہ اس کو بکھار دیا تھا وہ اپنی طاقت کو صبح  
استعمال کر رہا تھا اسے میں ایک مکتی آٹا کی ناک پر چٹھہ لگی تو اس نے ہٹا دیا۔ قصور ڈیڑھ  
بد بھر بیٹھ گئی جب کئی دفعہ بیٹھی تو ریحچہ کو غصہ آگیا درود ایک پتھر لیا۔ اب جو مکتی  
بیٹھی تو تو تاک کی ناک پر پانچ کلو کا ایک بڑا پتھر لا کر مار دیا۔ نہ اس کی ناک رہی نہ مکتی  
ناک بھو خائب کھٹی بھی فائب تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھانوں نے طاقت  
تو استعمال کی مگر خیر کیا نہ تو اسے خدا آپ جو طاقت استعمال فرماتے ہیں وہ کیا نہ ہوتی ہے  
کہ جس سے بندوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ لَنْ يُصِيبَنَا لَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا  
ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں آسکتی مگر جو آپ نے ہمارے فائدے کے لئے لکھ دی ہے  
بعض وقت مصیبت سے بندے کو اللہ ہوسکتے۔ میرا ایک شعر یاد آیا میرا شعر ہے  
اتر کا۔ بعض لوگ کہتے ہیں میرا کہتے ہو میں کہتا ہوں تو کیا تیرا کہہ دوں جب میرا شعر  
ہے تو تیرا کیوں کہوں۔ خود سے سنتے ۔

آپ تک لاتی جو موج رنج و غم  
اس پر قرباں سینکڑوں ساحل بٹھتے

کہ زوں کو زوں بے سکونیاں اور پریشانیاں اس غم پر فدا ہو جائیں جو غم ہمیں  
اے اللہ آپ تک پہنچو دے مولانا دمی نے لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے عاشق کی  
تلاش میں تھا وہ کو توں شہر سے اس کو بکھا کہ یہ پاگل ہے یا چور ہے۔ کہا بارہ سبجے  
رات کو کہاں پھر رہے ہو کہا میں اپنے محبوب کی تلاش میں ہوں۔ اتنے میں اس  
نے مارا شروع کر دیا بید پر بید لگاتے وہ بھاگتا رہا یہاں تک کہ ایک گلی میں مڑا



گیا کہ تو ال کا گھوڑا نہیں مڑ سکا پتلی گلی قحی یہ جیسے ہی مڑا سانس نے باغ کی ایک چادر یواری آگئی۔ یہ اس میں کود گیا جہاں اس کا محبوب بیٹھا ہوا تھا، اپنے محبوب کو اچانک پا کر اس نے کہا اے خدا اس تھا نیار کے ہر ہید پر ایک ہزار رحمتیں نازل فرما۔ ہر ڈنڈے پر ہزار ہزار رحمت نازل فرما کہ جس کے ڈنڈے سے مجھے میرے محبوب سے ملادیا تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ تو ایسے ہی فرضی و مجازی ہے لیکن اہل متعہ میرا یہ بکھانا ہے کہ جو مصیبت ہمیں اللہ تک پہنچا دے وہ مصیبت مصیبت نہیں، لیکن خدا سے عافیت مانگئے کیونکہ اللہ قادر ہے کہ ہمیں عافیت سے اللہ والا بنا دے۔ اس لئے مصیبت مانگنا جائز نہیں ہے یہ بات یاد رکھئے یہی کہتے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہمیں دنیا میں بھی آرام سے رکھئے آخرت میں بھی آرام سے رکھئے لیکن اگر کوئی حکمت آجائے تو سمجھ لو کہ اس میں ہمارا نفع ہے اس آپریشن سے دل کو توڑنا ہے کہہ کر توڑنا ہے غفلت کے پردوں کو چاک کرنا ہے۔ غفلت کے کینکڑ برائیم پر ڈی ڈی ٹی پھر کی جا رہی ہے کہ جب جمع رہتے ہو تو تفکار بازی کرتے ہو، مشغولوں کو تلاش کرتے ہو اب گردے کا درد لٹھا ہے تو اب مشغولوں کو تلاش کرو۔ آنکھوں میں کالا پانی آگیا اب دیکھو نام مشغولوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ صحت اور عافیت کی قدر کرو جو آرام میں اللہ کو یاد کرتا ہے تو دکھ میں خدا اس کی یاد دلاتا ہے۔ یہ روایت حدیث شریفہ کی میں نے خود دیکھی۔ جو دکھ میں اللہ کو یاد کرے تو دکھ میں کیوں ہو۔ پس مضمون ختم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ آج بس اللہ ارادہ کرے اس آیت کی تفسیر اور

پورے قرآن پاک کی عظمت کے صدقے میں اس آیت کی تغیر کی عظمت کے صدقے میں اُسے خدا ہم سب کے لیے سو فیصد ارادہ فرمائے ہم میں سے ایک بھی محروم نہ جاتے جتنے ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ والی زندگی نصیب فرمادے اللہ والہانہ دے تقویٰ کی زندگی عطا فرمادے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق دے دے اور ہر چھوٹے بڑے غم سے بچائے ہر چھوٹی بڑی پریشانی چھوٹی بڑی بلا اور چھوٹے بڑے غم اور مصیبت سے بچائے اور جو ہمیں ستانے کا ارادہ کرے اللہ اس کو ہدایت دے کہ اگر معافی مانگے اگر اس کی ہدایت مقدر نہ ہو تو قدرت قاہرہ کے دندے سے اس کی کمر توڑ دے۔ رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

## چند اشعار عارفانہ

اِنْ خُصِرْتَ سَوَلَانًا حَكِيمٌ مُّحَمَّدٌ اَخْرَجَ صَاحِبَ دَاعِيَةِ بَرَكَاتِهِم

جس کی بازی عشق  
جس کی دے دی میں نے انکے نام پر  
عشق نے سوچا کچھ انجسام پر

انجامِ حسنِ فانی  
دوستو مٹانے ان مخلصان پر  
خاک ڈالو گے انہیں اجسام پر

○  
فنا نیتِ حسن و عشق  
اُن کا پر ازِ مشن بچا رہی ہے بچ گئے  
بیل ہے چشمِ غم گلِ افسردہ دیکھ کر

○  
چہرہ کا بیخرا فیکہ بدلنے سے عشقِ فانی کا زوال

اُدھر جنسرافیر بدلا اُدھر کاترچ بھی بدل  
نہ اُن کی ہنسی باقی نہ سسری ہنسی باقی

○  
نزولِ سکینہ ہر قلبِ عارف  
میرے چنے کو دوستِ باسٹن و  
اسمِ اول سے سے اترتی ہے  
اس میکہِ خبیثے کا جب کہ ہے  
ہے دورِ مجھ سے دوستو دُنیائے فکر

○  
عشقِ مجتازی عذابِ الہی  
تھوڑے دل پر ہیں منزہ دار میں کھڑے  
یہاں عشقِ مجتازی کے مزے کیا کئے



## مگر خدا چاہے تو پہلے عاشقِ ابرار ہو

عشق کا لے دوستوار ہم سب کا یہ میار ہو  
مستحقِ شفقت ہو اور یہ عمت سے بھی بریزار ہو

اتنا چاہِ شفقت نبوی سے دل مرثا رہو  
تو بہ حقولی سے سدا پا حایل انوار ہو

عاشقِ کامل کی بس ہے یہ علامتِ کامل  
جاں فدا کرنے کو ہر دم سر بکف تیار ہو

عشقِ شذیت کی علامتِ چرخِ نفس سے ہو عیاں  
خراہ وہ رختِ ارہو، مخفّار ہو، گزار ہو

صحبتِ مرشد سے نسبتِ تو عطا ہو گی مگر  
اجتنابِ مصیبت ہو ذکر کی تکرار ہو

عشقِ کامل کی علامتِ پیشنا کرنا ہوں میں  
آشنائے یار ہو بیگانہِ غیبِ ارہو

ہے یہی مرضیِ خدا کی ہم مٹا دیں نفس کو  
مگر چہ وہ سارے جہاں کا بھی کوئی شرار ہو

اس کی صحبت سے نہیں کچھ فائدہ ہو گا کبھی  
بے غسل کوئی نسبت کا علبہ دار ہو

جب کہ کسی بندہ پہ ہوتا ہے خدا کا فضلِ خاص  
دم میں وہ ذوالنور ہو گا گرچہ وہ ذوالنار ہو

خمرِ ہر کا تجربہِ خشتِ کا ہے یہ دوستو  
مگر خدا چاہے تو پہلے عاشقِ ابرار ہو